غزلیں

مدہوش بلگرامی

○

جس کو نگارِ زیست کا دیدار ہوگیا
وہ صاحبِ جنوں بھی تو ہشیار ہوگیا

پہلے بڑا سکون میسّر تھا جو کہ اب
مجھ دل زدہ کو عشق کا آزار ہوگیا

کوتاہیوں کی میری سزا کون دے مجھے
جب خود میں اپنے درپئے آزاد ہوگیا

وہ تو مرا حریف تھا لیکن یہ کیا ہوا
اک پل میں جان دینے کو تیار ہوگیا

سائے کی بھی تلاش تھی جاری سفر بھی تھا
شکوہ نہ کر کہ راستہ پُر خار ہوگیا

جانے لگی تھی میری بصارت فراق میں
اچھا ہوا کہ آپ کا دیدار ہوگا

اس پیکرِ جمیل کی شرم و حیا نہ پوچھ
مدہوش جب بھی عشق کا اظہار ہوگیا

224، بہرا سوداگر، ایسٹ ہردوئی۔241001 (یوپی)

شاہد ندیم

○

سامنے ظلم کے ایسے بھی تو منظر آئے
لوگ مظلوم کی لاشوں کو کچل کر آئے
یوں سجے صبر کے ہونٹوں پہ عطش کے جگنو
دیکھنے ان کو اُجالوں کے پیمبر آئے
وسعتیں وادیٔ کردار سے باہر نہ گئیں
زلزلے آئے مگر جسم کے اندر آئے
آئینے توڑ دیے مٹ گئیں ساری شکلیں
اب کوئی شکل نظر آئے تو کیوں کر آئے
اب یہ عالم ہے کہ اک تنکے سے ڈر لگتا ہے
اس قدر صحنِ دلِ زار میں پتھر آئے
جس کی صورت کبھی دیکھی نہ سنی ہے آواز
اُس کی کانوں میں صدا میرے برابر آئے
شام سے پہلے دعا گو تھی کسی کی ممتا
خیر سے بیٹا مرا لوٹ کے گھر پر آئے
ذائقے ختم ہوئے میٹھی زبانوں کے میاں
یوں تو آنے کو لبوں تک کئی ساغر آئے
تشنہ لب نے کبھی مُڑ کر نہیں دیکھا اُن کو
تشنگی تو ہی بتا کتنے سمندر آئے
لفظ روشن ہوئے اُن کے ہی جو سچّے تھے ندیمؔ
یوں تو آنے کو کئی اچھے ہنر ور آئے

10/23، چون پزان، نائی کی منڈی، آگرہ (یوپی)